صدارتی انتخاب کے نتائج پر اپوزیشن کا شدید ردعمل، دھاندلی کے الزامات

ووٹر ٹرن آؤٹ 62 فیصد رہا، 2013 کے مقابلے میں 4 فیصد کم

الیکشن کمیشن کا نتائج کو مسترد کرنے کا اعلان، 3 روزہ سوگ کی کال

ہمارے نمائندے (ہفتہ، 11 اگست 2018ء)

الیکشن کمیشن نے صدارتی انتخاب کے جو نتائج جاری کیے ہیں وہ ہم کسی صورت تسلیم نہیں کرتے۔ یہ انتخاب نہیں بلکہ ایک منظم ڈاکہ تھا۔ ہمارے پولنگ ایجنٹوں کو پولنگ اسٹیشنوں سے زبردستی نکالا گیا، ان کے دستخط شدہ نتائج کے فارم پھاڑ دیے گئے اور ان کی جگہ نئے فارم بھرے گئے۔ ہم اس مذاق کو مسترد کرتے ہیں۔

یہ الفاظ ہفتے کی سہ پہر ایوانِ صنعت و تجارت کے کانفرنس ہال میں جمع درجنوں صحافیوں کے سامنے ادا کیے گئے۔ موقع پر موجود ہر چہرہ غصے اور بے یقینی کی تصویر بنا ہوا تھا۔ کچھ صحافی تو براہِ راست نشریات کے لیے اپنے دفاتر کی طرف دوڑ پڑے۔ کمیشن کے ترجمان کو اس اعلان کے لیے بلایا گیا تھا، مگر وہ خود کہیں نظر نہیں آئے۔

الیکشن کمیشن کے مطابق صدارتی انتخاب میں رجسٹرڈ ووٹروں کی تعداد 1 کروڑ 84 لاکھ 12 ہزار 340 تھی۔ ان میں سے 1 کروڑ 14 لاکھ 55 ہزار 908 ووٹروں نے اپنا حقِ رائے دہی استعمال کیا، یعنی ٹرن آؤٹ 62 فیصد رہا۔ 2013 کے انتخاب میں یہ شرح 66 فیصد تھی۔ کمیشن کے مطابق 4 لاکھ 38 ہزار ووٹ مسترد ہوئے، جن میں سے بیشتر پر مہر دو جگہوں پر لگی ہوئی تھی۔

کمیشن کے مطابق کامیاب امیدوار ایوانِ صنعت و تجارت کے سابق صدر اور سابق وفاقی وزیر برائے صنعت و پیداوار سید ذوالفقار حسین نقوی ہیں، جنہوں نے 1 کروڑ 3 لاکھ 41 ہزار 772 ووٹ حاصل کیے۔ ان کے مدِمقابل پیپلز ترقی پارٹی کے امیدوار چودھری منظور احمد وڑائچ نے 1 کروڑ 1 لاکھ 14 ہزار 136 ووٹ لیے۔ دونوں کے درمیان فرق صرف 1 لاکھ 27 ہزار 636 ووٹوں کا رہا، جو کل ڈالے گئے ووٹوں کا 1.1 فیصد بنتا ہے۔

نتائج کا اعلان رات 11 بج کر 40 منٹ پر کیا گیا، یعنی پولنگ ختم ہونے کے تقریباً 6 گھنٹے بعد۔ اس تاخیر پر بھی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ ایک صحافی نے پوچھا کہ اتنی بڑی تعداد میں ووٹوں کی گنتی میں اتنا وقت کیوں لگا، تو کمیشن کے ترجمان کا کہنا تھا کہ ’’نتائج کی تصدیق کے عمل میں کچھ تکنیکی مسائل پیش آئے‘‘، مگر وہ یہ نہیں بتا سکے کہ کون سے مسائل تھے۔

ہارون الرشید کھوکھر نے کہا کہ ’’ہمارے پاس ہر پولنگ اسٹیشن کے فارم 14 کی تصدیق شدہ کاپیاں موجود ہیں۔ ہم عدالت جائیں گے، الیکشن ٹریبونل سے رجوع کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو سڑکوں پر بھی آئیں گے۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ ان کی جماعت 3 روزہ سوگ منائے گی اور اس دوران کوئی سیاسی سرگرمی نہیں ہوگی۔

دوسری طرف حکمران اتحاد نے نتائج کا خیرمقدم کیا ہے۔ وزیرِ اعظم کے مشیرِ برائے صنعت و تجارت نے کہا کہ ’’عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے، اب اپوزیشن کو ہار تسلیم کرنی چاہیے‘‘۔ تاہم اتحاد کے اندر سے بھی کچھ آوازیں سامنے آئی ہیں جو کہتی ہیں کہ انتخابی اصلاحات کے بغیر اگلے انتخابات پر بھی یہی سوال اٹھیں گے۔

ضلع کونسل کے 50 حلقوں کی حدبندی کا نقشہ جاری، 7 مئی کو ووٹنگ

نئی حدبندی کے مطابق ضلع کونسل کی نشستیں 42 سے بڑھ کر 50 ہو گئی ہیں

ہمارے نمائندے (منگل، 7 مئی 2019ء)

ضلع کونسل کے 50 حلقوں کی حدبندی کا نقشہ جاری کر دیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آفس میں منگل کی صبح ایک پریس بریفنگ میں ڈپٹی کمشنر سید ذوالفقار حسین نقوی نے بتایا کہ نئی حدبندی کے تحت ضلع کونسل کی نشستیں 42 سے بڑھ کر 50 ہو گئی ہیں۔ یہ اضافہ مردم شماری کے نتائج کے بعد کیا گیا ہے۔ نقشہ 7 مئی کو تمام تحصیل ہیڈکوارٹرز پر آویزاں کیا جائے گا۔

ڈی سی آفس کے مطابق نئی حدبندی میں آبادی کے ساتھ ساتھ جغرافیائی رکاوٹوں، سڑکوں اور قدرتی حدود کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ کوئی حلقہ دو تحصیلوں میں نہ پھیلے۔ تاہم پہاڑی علاقوں میں آبادی کم ہونے کی وجہ سے کچھ حلقے آبادی کے لحاظ سے بڑے رہیں گے۔ ڈی سی آفس کے مطابق سب سے بڑا حلقہ 62 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے جبکہ سب سے چھوٹا حلقہ 18 ہزار نفوس پر بنایا گیا ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی برادری یا قبیلے کے ووٹ ایک ہی حلقے میں رہیں، تاکہ امیدوار کو مہم چلانے میں آسانی ہو۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اعتراضات کے لیے 10 دن کا وقت دیا جائے گا۔ اعتراض کنندگان کو اپنا دعویٰ تحریری طور پر اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹرز کے دفتر میں جمع کرانا ہوگا۔ اعتراضات کی سماعت کے لیے ایک تین رکنی کمیٹی بنائی گئی ہے، جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

الیکشن آفیسر ضلع کونسل محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ انتخابی عملے کی تربیت 20 اپریل سے شروع ہوگی۔ پریزائیڈنگ افسران کے لیے 3 روزہ تربیتی ورکشاپ ہوگی جبکہ پولنگ اسٹاف کی تربیت ایک روزہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ ووٹر کو پولنگ اسٹیشن ڈھونڈنے میں دقت نہ ہو، اس لیے ہر پولنگ اسٹیشن کے باہر بڑے بورڈ پر راہنمائی کی جائے گی۔‘‘

ضلع کونسل کے سابق رکن حاجی نذیر احمد وڑائچ نے نئی حدبندی پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا آبائی علاقہ دو حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے، جس سے ان کے حامیوں کا ووٹ بٹ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اعتراض جمع کرائیں گے اور ضرورت پڑی تو عدالت بھی جائیں گے۔ تاہم بیشتر سیاسی کارکنوں نے نقشے کو خوش آئند قرار دیا ہے۔

ضلع کونسل کے 50 حلقوں کی حدبندی کا نقشہ جاری، 7 مئی کو ووٹنگ ہوگی

نئی حدبندی کے مطابق نشستیں 42 سے بڑھ کر 50 ہو گئیں، ہر حلقہ اوسطاً 18 ہزار نفوس پر مشتمل

ہمارے نمائندے (منگل، 7 مئی 2019ء)

ضلع کونسل کے حلقوں کی نئی حدبندی کا نقشہ منگل کی صبح ڈپٹی کمشنر آفس کے باہر آویزاں کر دیا گیا۔ نقشے کے مطابق